السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بارے میں کیا کیا دلیلیں ہیں حوالہ سمیت تحریر فرمائیے اور اگر کوئی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھے تو اس کے منہ میں آگ کا انگارا بھرا جائے گا۔ یہ کہاں تک صحیح ہے اس کا مدلل جواب دیا جائے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے بغیر سورہ فاتحہ پڑھے نماز نہیں ہوتی اس سلسلہ میں دس حدیثیں مندرجہ ذیل ہیں ان کو غور سے پڑھو اور عمل کرو، **پہلی حدیث** حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ۔ "کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتی نماز اس شخص کی جس نے سورئہ فاتحہ نہیں پڑھی۔" اس حدیث کو بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو نماز میں سورئہ فاتحہ پڑھی ضروری ہے تنہا ہو یا امام یا مقتدی، بغیر سرئہ فاتحہ پڑھے کسی کی کوئی نماز نہیں ہوتی خواہ فرض ہو یا نفل ہر ایک میں سورئہ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے کیوں کہ حکم عام ہے۔

دوسری حدیث

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃ لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَھِیَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَیْرُ تَمَامٍ فَقِیْلَ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃ اِنَّا نَکُوْنُ وَرَائَ الْاِمَامِ فَقَالَ اِقْرَأْ بِھَا فِیْ نَفْسِکَ الحدیث رَوَاہُ مُسْلِمٌ ص ۱۶۹ یعنی ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نماز پڑھے کہ اس میں سورئہ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ نماز ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے پوری نہیں ہے پس ابو ہریرہؓ سے کہا گیا کہ ہم لوگ امام کے پیچھے ہوتے ہیں تو ابو ہریرہؓ نے کہا پڑھ سورہ فاتحہ کو آہستہ، روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے۔

تیسری حدیث

عن عبادۃ بن الصامت قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح فثقلت علیہ القرأۃ فلما انصرف قال انی اراکم تقرئون خلف امامکم قال قلنا یا رسول اللہ ای واللہ قال لا تفعلوا الا بام القراٰن فانہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بھا رواہ لاترمذی و قال حسن نوابوداٶدوالنسائی وغیرہ۔ "یعنی عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی پس بھاری ہوئی آپ کو قرأت پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ تم لوگ اپنے امام کے پیچھے پڑھتے ہو، ہم لوگوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ، قسم اللہ کی، آپ نے فرمایا نہ پڑھو مگر سورئہ فاتحہ اس واسطے کہ نہیں ہوتی نماز اس شخص کی جس نے سورئہ فاتحہ نہیں پڑھی۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ حسن ہے۔ اور ابوداٶد و نسائی وغیرہ نے۔

چوتھی حدیث

عن زید بن واقد عن حزام بن حکیم و مکحول عن نافع بن محمود بن الربیع کذا وقال انہ سمع عبادۃ بن الصامت یقرأ بام القراٰن وابو نعیم یجھر بالقرأۃ فقلت رأیتک صنعۃ فی صلاتک شیئا قال وما ذاک قال سمعتک تقرأ بام القراٰن وابو نعیم یجھر بالقرأۃ قال نعم صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض الصلوات التی یجھر فیھا بالقرأۃ فلما انصرف قال منکم من احد یقرأ شیئا من القرأۃ اذا جھرت بالقرأۃ قلنا نعم یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اقول مالی انازع القراٰن فلا یقرأن احد منکم شئا من القراٰن اذا جھرت بالقرأۃ الا بام القراٰن رواہ الدار قطنی وقال ھذا اسناد حسن ورجالہ ثقات کلھم۔ "یعنی نافع بن محمود سے روایت ہے کہ انہوں نے عبادہ بن صامت سے سنا کہ وہ سورئہ فاتحہ پڑھتے ہیں حالاں کہ ابو نعیم جہر سے قرأت کر رہے تھے پس کہا کہ میں نے آپ کو نماز میں ایک شے کرتے دیکھا ہے۔ عبادہؓ نے کہا کہ وہ شے کیا ہے کہا آپ کو میں نے سورئہ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا۔ حالاں کہ ابو نعیم جہر سے قرأت رہے تھے، عبادہؓ نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بعض وہ نماز پڑھائی جس میں جہر سے قرأت کی جاتی ہے پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا کوئی تم میں سے کچھ پڑھتا ہے جبکہ میں جہر سے قرأت کی جاتی ہے جبکہ میں جہر سے قرأت کرتا ہوں، ہم لوگوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ پس فرمایا کیا ہے مجھ کو کہ میں منازعت اور کشاکشی کیا جاتا ہوں قرآن میں، پس ہرگز نہ پڑھے تم میں سے کوئی کچھ قرآن جبکہ میں جہر سے قرأت کروں مگر سورئہ فاتحہ، روایت کیا اس حدیث کو دار قطنی نے اور کہا کہ یہ اسناد حسن ہے اور اس کے کل راوی ثقہ ہیں۔

اس حدیث سے بھی صراحتاً معلوم ہوا کہ مقتدی کو امام کے پیچھے سورئہ فاتحہ پڑھنی چاہیے۔

پانچویں حدیث

عن محمد بن عائشۃ عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلکم تقرؤن والامام یقرأ قالوا انا نفعل قال لا الا ان یقرأ احدکم بفاتحۃ الکتاب رواہ احمد والبیھقی والبخاری فی جزءہ وفی روایۃ البخاری الا ان یقرأ احدکم بفاتحۃ الکتاب فی نفسہ ونحوہ فی روایۃ البخاری قال ھذا اسناد صحیح واصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلھم ثقۃ فترک ذکر اسمائھم فی الاسناد ولا یضر اذا لم یعارضہ ما ھو اصح عنہ وقال الحافظ فی التلخیص ص ۸۷ا اسنادہ حسن۔

یعنی محمد بن عائشہؒ نے ایک صحابیؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تم لوگ پڑھتے ہو جب کہ امام پڑھتا ہے لوگوں نے کہا بیشک پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں مگر سورئہ فاتحہ آہشتہ پڑھنا چاہیے، روایت کیا اس حدیث کو احمدؒ نے۔ بخاریؒ نے جزء القرأۃ میں اور کہا بیہقیؒ نے یہ اسناد صحیح ہے اور کہا حافظ ابن حجرؒ نے تلخیص الحبیر میں کہ اسناد اس حدیث کی حسن ہے۔ اس حدیث سے بھی صراحتاً معلوم ہوا، کہ مقتدیں کو امام کے پیچھے سورئہ فاتحہ پڑھنی چاہیے۔

چھٹی حدیث

عن انس کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی باصحابہ فلما قضی صلوتہ اقبل علیھم بوجھہ فقال اتقرؤن فی صلاتکم والامام یقرأ فسکتوا فقالھا ثلاث مرات فقال قائل او قائلون انا لنفعل قال فلا تفعلوا ولیقرأ احدکم بفاتحۃ الکتاب فی نفسہ رواہ البخاری

ترجمہ : اس حدیث کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو نماز پڑھائی، پس جب نماز سے فارغ ہوئے صحابہ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ کیا تم لوگ اپنی نماز میں پڑھتے ہو جبکہ امام پڑھتا ہے پس صحابہ چپ رہے آپ نے اس بات کو تین بار فرمایا ایک شخص یا کئی شخصوں نے کہا بیشک ہم لوگ پڑھتے ہیں فرمایا آپ نے ایسا نہ کرو اور سورئہ فاتحہ آہستہ پڑھ لو روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے۔

ساتویں حدیث

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقرؤن خلفی قالوا نعم انا لنفعل ھذا قال فلا تفعلوا الا بام القرآن رواہ البخاری فی جزء القراۃ ص ۵ حاصل اس حدیث کا یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ میرے پیچھے پڑھتے ہو؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ ہم لوگ جلدی جلدی پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا نہ پڑھو مگر سورئہ فاتحہ، روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے جزء القرآۃ میں۔

آٹھویں حدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلٰوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب خلف الامام۔ ''یعنی عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتی نماز اس شخص کی جس نے امام کے پیچھے سورئہ فاتحہ نہ پڑھی۔ (بیہقی)

نویں حدیث

من صلی خلف الامام فلیقرأ بفاتحۃ الکتاب۔ عبادہ بن صامت سے سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نماز پڑھے امام کے پیچھے تو اس کو سورئہ فاتحہ پڑھنا چاہیے۔ روایت کیا اس حدیث کو طبرانی نے کبیر میں اور کہا بیہقی نے کل راوی اس حدیث کے سچے ہیں اس حدیث سے بھی قرأۃ فاتحہ خلف الامام کا وجوب بصراحت ثابت ہے۔

دسویں حدیث

من صلی صلٰوۃ لم یقرأ فیھا بام القرآن فھی خداج یعنی عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ جو شخص ایسی نماز پڑھے کہ اس میں سورئہ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ نماز ناقص ہے روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ اور طحاوی نے۔ '' اس سے معلوم ہوا کہ چاہے مقتدی ہو یا غیر مقتدی نماز میں سورئہ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہوگی۔

امام کے پیچھے سورئہ فاتحہ پڑھنے کی وجہ سے منہ میں انگارے رکھنے کی کوئی حدیث نہیں ہے بعض لوگوں کا قول ہے اور وہ بھی ضعیف ہے قرآن وحدیث کے مقابلہ میں کسی کا قول قابل حجت نہیں ہے آپ کی تسلی کےلیے ذیل میں اس قول کو نقل کرکے اس کا جواب دیا جاتا ہے۔

مؤطا امام محمدؒ ص ۹۸ میں ہے : قال محمد اخبرنا داؤد بن قیس الفراء المدنی اخبرنی بعض ولد سعد بن ابی وقاص انہ ذکر لہ ان سعداً قال وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیہ جمرۃ۔ ''یعنی سعد بن ابی وقاصؓ کی بعض اولاد نے داؤد بن قیس سے ذکر کیا کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اس کے منہ میں انگارا ہو۔

الجواب :... سعد بن ابی وقاص کا یہ اثر صحیح نہیں ہے تعلیق المجد حاشیہ موطا امام محمد ص ۹۹ میں ہے : قولہ بعض ولد بضم الواو وسکون اللم ای اورده ولم یعرف اسمہ قال ابن عبدالبر فی الاستذکار ھذا حدیث منقطع لا یصح انتھی۔ یعنی بعض اولاد سعد بن ابی وقاص کا نام معلوم نہیں ہوا ہے کہا حافظ ابن عبدالبر نے استذکار میں یہ حدیث منقطع ہے صحیح نہیں ہے اور حافظ ممدوح تمہید میں لکھتے ہیں۔ واما ماروی عن سعد بن ابی وقاص انہ قال وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیہ جمرۃ فمنقطع لا یصح ولا نقلہ ثقۃ انتھی۔ یعنی لیکن وہ اثر جو سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اس کے منہ میں انگارہ ہو سو وہ منقطع ہے صحیح نہیں ہے اور کسی ثقہ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔ امام بخاریؒ جزء القراۃ ص ۷، میں لکھتے ہیں :

وروی داؤد بن قیس عن ابن نجاد رجل من ولد سعد عن سعد وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیہ جمرۃ وھذا مرسل وابن نجاد لم یعرف ولا سمی ولا یجوز لاحد ان یقول فی القاری خلف الامام جمرۃ لان الجمرۃ من عذاب اللہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ ولا ینبغی لاحد ان یتوھم ذالک علی سعد مع ارسالہ وضعفہ انتھی۔

یعنی داؤود بن قیس نے ابن نجاد سے جو سعد بن ابی وقاصؓ کی اولاد سے ایک شخص ہیں روایت کیا سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اس کے منہ میں انگارا ہو اور یہ مرسل ہے اور ابن نجاد پہچانا نہیں جاتا ہے اور نہ اس کا نام لیا گیا ہے اور کسی کو یہ جائز نہیں کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے والے کے منہ میں انگارا ہو کیونکہ انگرا اللہ کے عذاب سے ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے عذاب سے عذاب نہ کرو اور کسی کو لائق نہیں کہ سعد بن ابی وقاصؓ پر اس بات کا وہم کرے کہ انہوں نے ایسا کہا ہوگا اور ساتھ اس کے یہ اثر مرسل اور ضعیف ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مولانا عبدالسلام بستوی (مدرسہ ریاض العلوم دہلی) اخبار اہلحدیث دہلی جلد ۹ ش ۲۳

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 112-116

محدث فتویٰ